



سوال

(48) مدرک رکوع کی رکعت ہوتی ہے یا نہیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدرک رکوع کی رکعت ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ کی بنیاد مقتدی کے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے یا نہ پڑھنے پر ہے۔ اسحق بن راہویہ، احمد، مالک اور ابو حنیفہ رحمہم اللہ علیہم اجمعین کا خیال ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے جہری قرأت والی نمازوں میں کچھ نہ پڑھے اور احناف کے نزدیک جہری اور سبزی دونوں میں کچھ نہ پڑھے۔ چونکہ ابو ہریرہ کی مرفوع حدیث میں آیا ہے انما جعل الامام لیؤتم بہ الخ یعنی امام اقتداء کرنے کے لیے مقرر کیا جاتا ہے۔ جب تکبیر کے تم بھی نیکی کو اور جب وہ (امام) پڑھے تم چپ رہو۔ رواہ النسخۃ الاثریہ۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ واذا قرأ فانصتوا کی زیادتی محفوظ نہیں ہے۔ بلکہ ابو خالد سے وہم واقع ہو گیا ہے۔ لیکن منذری نے امام ابو داؤد کے قول کو محل نظر قرار دیا ہے، چونکہ امام مسلم نے اسے صحیح کہا ہے۔ لہذا اس زیادتی کی صحت کو ترجیح حاصل ہے مگر اس سے مراد فاتحہ کے علاوہ ہے۔ چونکہ متعدد صحیح اور حسن احادیث میں وارد ہو چکا ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی۔ احناف کی دلیل ایک یہ حدیث بھی ہے من کان لہ انام فقرأة الانام لہ قراءة: یعنی مقتدی کے لیے امام کی قرآءت ہی کافی ہے۔ امام شوکانی کہتے ہیں ضعیف ہے۔ اس سے استدلال ٹھیک نہیں۔ نیز قرآن کی آیت فانتصتوا لہ و انتصتوا کو بھی احناف بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ اول تو یہ آیت نماز کے بارے میں نہیں ہے اگر نماز کے متعلق بھی مان لی جائے تو جہری کے متعلق ہے نہ کہ سبزی کے امام شافعی اور ان کے اصحاب کا مسلک وجوب فاتحہ خلف الامام ہے۔ بغیر سبزی اور جہری کے مابین فرق کے، خواہ مقتدی امام کی قرآءت سنتا ہو یا نہ سنتا ہو۔ ان کی دلیل اس باب میں واقع عبادہ بن صامت کی حدیث ہے اور شوافع نے قول اول کا جواب اس طرح دیا ہے۔ کہ وہ احادیث عام ہیں اور عبادہ بن صامت کی حدیث ہے اور شوافع نے قول اول کا جواب اس طرح دیا ہے۔ کہ وہ احادیث عام ہیں اور عبادہ کی حدیث خاص ہے اور عام پر خاص کی ترجیح ضروری ہے جیسا کہ اصول میں مقرر ہے علامہ شوکانی نے ”ارشاد الفحول“ میں اور ہم نے ”حصول المأمول“ میں بیان کر دیا ہے۔ احادیث صحیحہ بھی امام شافعی کے قول کی تائید کرتی ہیں۔ کہ ہر رکعت میں فاتحہ واجب ہے خواہ مقتدی ہو یا امام۔ ان احادیث سے راہ فرار اختیار نہیں کیجا سکتی مگر احادیث صحیحہ کے ساتھ نہ کے عمومی دلائل کے ساتھ۔ پھر شافعیہ میں اختلاف ہے کہ فاتحہ سکنات امام میں پڑھی جائے یا امام کے ساتھ، ظاہر احادیث سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ امام کے ساتھ ہی پڑھی جائے، لیکن اگر سکنات امام میں پڑھی جا سکے تو یہ زیادہ مناسب ہے۔ چونکہ قول اول والوں کے نزدیک بھی یہ جائز ہے۔ لہذا اس پر عمل کرنے والا اجماع پر عامل ہوگا۔ امام کی قرآءت کے وقت یا سورہ پڑھنے کے وقت فاتحہ نہ پڑھنے پر کوئی دلیل وارد نہیں، بلکہ تمام صورتیں جائز اور سنت ہیں۔

القصة حق بات یہ ہے کہ فاتحہ کا پڑھنا امام اور اماموں دونوں پر ہر رکعت میں واجب ہے اور قرآءت فاتحہ صحت صلوٰۃ کی شرط میں سے ہے۔ اور جس شخص نے گمان کیا ہے کہ کوی نماز یا کوئی رکعت بغیر فاتحہ کے بھی ہو سکتی ہے۔ وہ اقامت حجت کا محتاج ہے۔ واذلیس فلیس

اس بحث سے جمہور کے مسلک کا ضعف خود بخود ظاہر ہو گیا۔ جمہور کا خیال ہے کہ اگر مقتدی نے امام کو رکوع میں پایا ہے اور ساتھ شامل ہو گیا اس کی وہ رکعت بھی ہو جائے گی اگرچہ



کیا اسے مدرک رکعت کہیں گے تو یہ ایک دوسری نافرمانی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کا حکم صرف یہ ہے۔ کہ آدمی جب نماز میں داخل ہو تو صرف اسی حالت میں داخل ہو جس میں امام اس وقت (یعنی اگر امام رکوع میں ہے تو رکوع میں اور اگر کسی دوسری حالت میں ہے۔ تو اسی حالت میں) ہے۔ نیز یہ کسی نماز کے حصے کی قضا امام کے سلام سے قبل ہرگز جائز نہیں ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جمہور کی سب سے بڑی دلیل ابو ہریرہ کی وہ روایت ہے جس میں ”قبل ان یقیم صلبہ“ کے الفاظ ہیں اور اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے حالانکہ وہ ان کے مطلوب پر دلالت نہیں کرتی، نیز امام ابن خزیمہ کا مذہب بھی دوسرا ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ ابن خزیمہ کے نزدیک یہ روایت صحیح ہو، اور اس کا مذہب اس کے الٹ ہو اور ہماری مجملہ دلیلوں کے ابو ہریرہ اور قتادہ کی وہ روایات ہیں جو مستحق علیہا ہیں۔ (ما درکتہم فصلو ما فاتہم فاتموا) حافظ ابن حجر فتح الباری شرح بخاری میں رقم طراز ہیں کہ وہ اس روایت سے استدلال کیا جاتا ہے کہ جو شخص امام کو رکوع میں پائے وہ اس رکعت کو شمار نہ کرے، چونکہ اس کا قیام اور قرآۃ فوت ہو چکے ہیں، پھر ابن حجر فرماتے ہیں کہ جمہور کی دلیل ابو بکرہ کی روایت ہے اور اس کا جواب آپ پڑھ چکے ہیں۔ صاحب شرح منتقی فرماتے ہیں کہ سید علامہ محمد بن اسماعیل الامیر نے اس موضوع پر ایک رسالہ تالیف کیا ہے اور اس نے جمہور کے مذہب کو ترجیح دی ہے اور میں نے اس کے جواب میں چند بحثیں لکھی ہیں۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ مدرک رکوع رکعت نہیں ہے اور بغیر قرآۃ فاتحہ کے رکعت نہیں ہوتی

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 170-174

محدث فتویٰ